

یا بصیر یا قدیر یا رشید یا احد ۷۸۶ ☆ ۹۱۷ یاد اریا میث یا معین المدد

تکبیر میں شروع سے کھڑے نہ ہونے کا ثبوت

خصائل انتخاب

عرف تکبیر میں بیٹھنا

از

امیر اہلسنت مجدد دین و ملت محدث عظیم مفسر فہیم مترجم قرآن کریم

حضور مناظر اعظم علامہ حافظ قاری مفتی شاہ پیر

سید محمد انتخاب حسین قدیری

نعیمی اشرفی مداری مدظلہ البصیر

بانی مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ، خطیب و امام و متولی تخت والی مسجد

ایڈیٹر ہفت روزہ ندائے اہلسنت، مراد آباد شریف

ناشر

کتب خانہ حدیریہ رشیدیہ

قدیری منزل محلہ کسرول مراد آباد شریف یو پی انڈیا فون: 0591-2316405

قدیری کمپیوٹر مرکز، قدیری منزل محلہ کسرول مراد آباد شریف۔ فون: 2316405

انتساب

اپنے پانچ مرشدین کرام کے نام

جن سے فقیر قدیری کو شرف خلافت ہے

سیدنا حضور قبلہ عالم شیخ العرب والعجم مرشد محترم شبیہ سیدنا حضور غوث اعظم،

ولی کامل قطب دوراں حضرت علامہ الحاج شاہ سید محمد عبدالرشید میاں قبلہ

مدظلہ النورانی نبیرہ سیدنا حضور اللہ ہومیاں پہلی بھیت شریف

سیدنا حضور امام اہلسنت اشرف المشائخ ولی کامل حضرت علامہ مفتی الحاج

شاہ سید محمد مختار اشرف صاحب قبلہ اشرفی جیلانی کچھوچھو شریف

سیدنا حضور حکیم الملت بابائے طریقت نور نگاہ سیدنا حضور مدار العالمین

حضرت علامہ حکیم سید محمد ولی شکوہ صاحب جعفری مداری مکنپور شریف

سیدنا حضور صدر العلماء حضرت علامہ مفتی حکیم سید محمد ظفر الدین قادری نعیمی

خلف اکبر سیدنا حضور صدر الافاضل مراد آباد شریف

رہنمائے ملت حضرت علامہ مولانا الحاج شاہ سید محمد اختصاص الدین احمد

قادری نعیمی خلف ثانی سیدنا حضور صدر الافاضل مراد آباد شریف

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

انتساب

مقدمہ

الحمد لله الاحد الحمید الوہاب۔ البصیر القدیر التواب۔ والصلوة والسلام علی حبیبہ الاشرف الرشید الانتخاب۔ لا نظیر لہ ولا مثیل لہ ولا مثال لہ ولا جواب۔ والہ واصحابہ واحبابہ الیٰ یوم الحساب۔

اما بعد: مسلمان آج کے دور میں دین سے دور اور دنیا سے بہت قریب ہیں۔ دینی ریسرچ سے الگ اور دنیا کی کھوج میں شب و روز لگا ہوا ہے۔ ایک طرف تو اسکا تباہل و تساہل اور دوسری طرف وہابیوں کا بہکانا، ورغلانا۔ یہ دو ایسی بھیا نک تاریکیاں اور پھر ان کا اجتماع ”کرپلا اور نیم چڑھا“ ان وہابی مولیوں نے جہاں مسلمانوں کے عقائد و حقہ کے خلاف ایک طوفان مچا رکھا ہے وہیں انہوں نے مسلمانوں کے اسلامی معمولات کو بدعت کہہ کہہ کر مسلمانوں کے دلوں سے اسلامی معمولات کی عظمت و رفعت کا دیا گل کرنے کی مذموم کوشش کی ہے۔ ان وہابی مولویوں نے جہاں خدائے بے عیب کو بیشمار عیب لگائے اور حضور انور سید عالم ﷺ کی شان عالی میں کھلی گستاخیاں و بدکلامیاں کیں وہیں میلاد شریف، اعراس مقدسہ، محافل سماع، تعزیہ شریف، سلام و قیام، فاتحہ، تیجہ، دسواں، چالیسواں، وغیرہا کو بدعت و ناجائز کہہ کر فتنہ و فساد کا دروازہ کھول دیا۔

دوسرے مسائل فقیر قدیری کی دوسری کتابوں میں یا تو آگئے ہیں یا آجائیں گے۔ اس کتاب ”خصائل انتخاب“ میں مجھے صرف ایک مسئلہ بیان کرنا ہے اور وہ مسئلہ ہے امام و مقتدی کا تکبیر میں ”حَیَّ عَلَى الصَّلَاةِ یَا حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ“ پر کھڑا ہونا۔ یہ مسئلہ بھی وہابی مولویوں کی سازش کا شکار ہو گیا اور عام طور پر وہابی عوام اپنے مولویوں کے بہکائے سے اسکے خلاف شور و غوغا کرتے رہتے ہیں۔ اسی ضرورت کے پیش نظر فقیر قدیری نے چاہا کہ اس مسئلے پر بھی حسب معمول تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی جائے تاکہ دودھ الگ اور پانی الگ ہو جائے اور ہر منصف مزاج یہ سمجھ لے کہ اہلسنت و جماعت کے معمولات حق ہیں اور

قرآن و حدیث و فقہ حنفیہ کی روشنی میں ہیں اور ان کا منکر یا تو لا علم و کم علم ہے ورنہ ضدی و ہٹ دھرم ہے، گروپ بند یا گروپ ساز ہے۔

فقیر قدیری نے اس مسئلے پر حسب معمول اہلسنت و اہل و براہین کے انبار لگا دئے ہیں کہ کسی بھی وہابی کو مجال انکار نہ رہے۔ اگر اب بھی تسلی و تشفی نہ ہو تو جہنم کے شعلے ہی ان وہابیوں کو مطمئن کر سکتے ہیں۔ ویسے تجربہ یہی ہے کہ ان کے پاس بالکل وہی مزاج ہے جس نے ابوالعلم سیدنا اعلیٰ حضرت امام الانبیاء والمرسلین علیہ السلام سے چاند کے دو ٹکڑے کرنے کا مطالبہ کیا تھا، حضور انور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا و اوطاقوں کے بل بوتے جگمگاتے ہوئے چاند کو چاک فرمادیا۔

آپ نے شوقِ قمر فرمادیا

جب کہا شوقِ قمر کر دیجئے (یانبی)

مگر ابو جہل ایمان لانے کے بجائے شقاوت قلبی کا مظاہرہ کرتا ہے اور اس معجزہ شوقِ قمر کو بحر و جادو کہہ کر راہ بدل لیتا ہے اور قبولِ ایمانی کی توفیق نہ ہوئی۔ آج بھی کچھ ایسی ہی حالت ہے کہ دلائلِ حقہ براہین شرعیہ کے انبار لگا دئے جائیں مگر وہابی ماننے کیلئے تیار نہیں ہوتا ہم مسلمانانِ اہلسنت و جماعت کو اس کتاب "خصائل انتخاب عرف تکبیر میں بیٹھنا" سے ضرور فائدہ پہونچے گا اور انہیں اپنے مذہب و مسلک کی حقانیت کا عرفان ملے گا اور استقامت ملے گی۔

میری دلی دعاء ہے کہ خدائے بصیر و قدیر جل مجدہ بظہیل سیدنا اعلیٰ حضرت امام الانبیاء والمرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اس کتاب کے ذریعے ہدایت کا اُجالا عام سے عام تر کر دے اور منافقت کی ظلمتیں کا فور ہو جائیں اور ہیکے ہوڑوں کو راہِ حق نصیب ہو۔ آمین

بفضلہ تعالیٰ و بکرم حبیبہ الاعلیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم یہ کتاب "خصائل انتخاب عرف تکبیر میں بیٹھنا" ۲۸ ررمضان المبارک ۱۴۰۰ھ مطابق ۱۱ اگست ۱۹۸۰ء بروز دوشنبہ مبارکہ شروع کی اور ۱۷ ارشوال المکرم ۱۴۰۰ھ مطابق ۱۹ اگست ۱۹۸۰ء بروز جمعہ المبارک مکمل کی۔

ابو الانتساب

سید محمد انتخاب حسین قدیری اشرفی بداری عفا عنہ البصیر

فَاحْشَرُوا وَفَسَلُوا وَفَسَلُوا عَلَى حَبِيبِهِمُ الْكَوْثَرِ

ناظرین کرام: عام مسلمانوں کا معمول یہ ہے کہ نماز کیلئے تکبیر کہی جاتی ہے تو امام و مقتدی سب بیٹھے رہتے ہیں اور جب تکبیر کہنے والا حَیَّ عَلَی الصَّلَاةِ یَا حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پر پہنچتا ہے تو امام و مقتدی سب کھڑے ہوتے ہیں، یہی سنت ہے، یہی حق ہے اور یہی درست ہے۔ مگر وہابیوں کا مزاج یہ ہے کہ وہ اس سنت کریمہ کے خلاف عملی طور پر میدان میں اُترے ہوئے ہیں اور اپنی مسجدوں میں تو وہ پوری تکبیر کھڑی ہو کر ہی سنتے ہیں مگر اہلسنت و جماعت کی مساجد میں کوئی وہابی آجائے تو جماعت کا احترام پامال کرتا ہوا اکیلے اریل کی طرح نظر آتا ہے اگرچہ تمام نمازی بیٹھے ہوں، نہ جماعت مسلمین کا لحاظ نہ سنت نبوی کا کوئی پاس۔ چنانچہ اس مسئلے کو تفصیل کیساتھ ملاحظہ فرمائیں اور حوالوں میں جکڑی ہوئی کتاب "خصائل انتخاب عرف تکبیر میں بیٹھنا" کے حوالے بھی انہیں کتابوں سے ماخوذ ہوں گے جن کا کوئی وہابی مولوی انکار نہ کر سکے بلکہ یہ وہ کتب ہوں گی جو وہابی دارالافتاؤں، مدرسوں، مکتبوں کی زینت ہیں تاکہ تمام مسلمانوں کو فیصلہ کرنے میں آسانی ہو کہ حق پر کون ہے اور باطل ہٹ دھرمی کا پیکر کون ہے۔

تکبیر بیٹھ کر سننے کے سلسلے میں پہلے احادیث کریمہ اور ان کی شروح ملاحظہ فرمائیں بعدہ فقہی عبارات پیش کی جائیں گی۔

(۱) حدیث شریف: اِذَا قِیْمَتُ الصَّلَاةِ فَلَا تَقُومُوا حَتّٰی تَرَوْنِیْ۔

(مسلم شریف جلد ۱ صفحہ ۲۲۔ بخاری شریف جلد ۱ صفحہ ۸۸،)

(ترجمہ) جب نماز کیلئے تکبیر کہی جائے تو کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نہ دیکھ لو۔

(۲) حدیث شریف: وَلَا تَقُومُوا حَتّٰی تَرَوْنِیْ۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۶۲)

(ترجمہ) اور مت کھڑے ہو جب تک مجھے نہ دیکھ لو۔

ناظرین کرام: تین کتابوں سے دو حدیثیں نقل کر دیں، مشکوٰۃ شریف کے حاشیہ پر اسی حدیث شریف کی شرح میں بحثی فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ تکبیر شروع ہونے کے بعد اپنے حجرہ پاک سے نماز پڑھانے کیلئے تشریف لے چلتے (حجرہ پاک مسجد نبوی شریف سے بالکل متصل ہے) تو مکبر بھی حی علی الصلوٰۃ پڑھتے اور کبھی حی علی الفلاح پڑھتے کہ حضور انور ﷺ مسجد میں تشریف لے آتے، اس موقع پر اپنے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا کہ جب تک مجھے نہ دیکھ لو کھڑے نہ ہونا۔ حاشیہ مشکوٰۃ شریف کی عبارت یہ ہے:

ولعله صلى الله عليه وسلم كان يخرج من الحجرة بعد شروع المؤذن في الاقامة ويدخل في محراب المسجد عند قوله حي على الصلوٰۃ لهذا قال ائمتنا ويقوم الامام والقوم عند حي على الصلوٰۃ ويشروع عند قد قامت الصلوٰۃ (حاشیہ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۶۴)
(ترجمہ) شاید کہ حضور انور ﷺ نکلتے تھے حجرہ پاک سے مکبر کے تکبیر شروع کر دینے کے بعد اور داخل ہوتے تھے مسجد کی محراب میں مؤذن کے حی علی الصلوٰۃ کہنے کے وقت، اسی لئے ہمارے ائمہ کرام نے فرمایا کہ کھڑا ہوا امام اور قوم حی علی الصلوٰۃ کے وقت اور نماز شروع کرے قد قامت الصلوٰۃ کے وقت۔

مشکوٰۃ شریف یہ وہ کتاب ہے جو وہابیوں کے مدرسوں میں بھی پڑھائی جاتی ہے اور اس میں تکبیر بیٹھ کر سننے کے سلسلے میں کتنا صاف اور روشن بیان ہے۔

حضور انور سرور عالم ﷺ نے اپنے اصحاب کرام کو حکم فرمایا کہ مجھے جب تک نہ دیکھ لو کھڑے نہ ہونا اور حدیث پاک کی شرح سے معلوم ہو گیا کہ حی علی الصلوٰۃ کے وقت حضور انور ﷺ محراب مسجد میں داخل ہوتے تھے اور تمام حضرات صحابہ کرام حی علی الصلوٰۃ

سے پہلے بیٹھ رہتے تھے اور حسی الصلوٰۃ کے وقت کھڑے ہوتے تھے اور قد قامت الصلوٰۃ کے وقت نماز شروع کرتے تھے۔ حدیث شریف اور شارح حدیث شریف کا اتنا واضح بیان ہونے کے باوجود تکبیر کھڑے ہو کر سننا اس کے سوا اور کیا کہا جاسکتا کہ وہابیوں کے دل عظمت رسول سے خالی ہیں اور ان کی نظر میں احادیث کریمہ کی اور محدثین کرام کی کوئی وقعت و حیثیت نہیں ہے اور گروپ سازی کی لعنت میں گرفتار ہیں اور اپنے بڑوں کی حمایت بچا میں لگے ہوئے ہیں اور قوم کو دین سے دور کر رہے ہیں۔

ہر عاقل غور کرے کہ جو گروپ احادیث کریمہ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے دھاندلے بازی کرے اُسے کل داور محشر کے حضور کن بھیانک نتائج سے دوچار ہونا پڑے گا۔

حکم نبوی اور کردار صحابہ تو آپ نے ملاحظہ فرمایا تاہم معمول صحابہ کرام کے سلسلے میں ایک حدیث شریف اور ملاحظہ فرمائیں تاکہ اہل حق کو مزید دولت یقین میسر آئے اور وہابیوں کو شاید حق کی طرف پلٹنے کا موقع ملے:

(۳) حدیث شریف: کان انس رحمہ تعالیٰ یقوم اذا قال المؤذن قد

قامت الصلوٰۃ وبہ قال احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ (شرح مسلم شریف صفحہ ۲۲۱)

(ترجمہ) سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوتے تھے جب

مؤذن کہتا تھا قد قامت الصلوٰۃ اور یہی فرمایا ہے سیدنا حضرت امام احمد

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

ناظرین کرام: آپ نے صحابی رسول سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان و

معمول ملاحظہ فرمایا اور یہی فرمان گرامی سیدنا حضرت امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔

اب ایک اور حدیث شریف ملاحظہ فرمائیں جس کے راوی امام الائمہ سیدنا حضور

امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور ہم احناف

اہلسنت و جماعت انہیں کے مقلد ہیں اور مسلک حنفی کے ماننے والے ہیں۔ یاد

رکھیں پانچویں مسلک سے ہمارا کوئی رشتہ و تعلق نہیں ہے چونکہ پانچواں مسلک قبول کرنا خود کو جہنم کیلئے تیار کرنا ہے۔

تاہی اُسے کہتے ہیں جس نے حالت ایمان میں صحابی کو دیکھا ہو اور ایمان پر ہی خاتمہ ہوا ہو۔ چنانچہ سیدنا حضور امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بائیس حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زیارت اور ان سے ملاقات فرمائی ہے۔

(۴) حدیث شریف: اذا قال المؤذن حي على الفلاح فينبغي للقوم ان يقوموا للصلوة قال محمد وبه نأخذ وقول ابي حنيفة. (الصحيح البهاري صفحہ ۲۶۹)

(ترجمہ) جب تکبیر کہنے والا حی علی الفلاح کہے تو مناسب ہے قوم کیلئے کھڑا ہونا نماز کیلئے۔ سیدنا حضرت امام محمد نے فرمایا اسی حدیث شریف کو دلیل بناتے ہیں اور یہی حضرت امام اعظم کا فرمان ہے۔

آپ نے سیدنا حضور امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث پاک بھی ملاحظہ فرمائی اور سیدنا حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی بھی پڑھ لیا کہ یہی فرمان امام اعظم بھی ہے۔ اب اس سلسلے میں حضرت امام اعظم کا فرمان بحوالہ ملاحظہ فرمائیں:

(۵) حدیث شریف: وقال ابو حنيفة رضى الله عنه والكوفيون يقوموا في الصف اذا قال حي على الصلوة. (شرح مسلم شریف صفحہ ۲۲۱)

(ترجمہ) سیدنا حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرات کوفہ نے فرمایا کھڑے ہوں نماز صاف میں جب حی علی الصلوٰۃ مکبر کہے۔

ناظرین کرام: زمانہ نبوی عہد صحابہ کرام دور تابعی میں یہی معمول رہا کہ تکبیر بیٹھ کر سنتا اور جب مکبر حی علی الصلوٰۃ یا حی علی الفلاح پڑھو نہتے تب ہی نماز کی کھڑے ہوتے۔ اس سے یہ بات بالکل واضح ہوگئی کہ سنت یہی ہے کہ تکبیر بیٹھ کر سنتی

جائے اور شروع سے کھڑا ہو جانا خلاف سنت و مکروہ ہے۔ اب آپ حضرات فقہاء کرام کی بارگاہوں میں چلیں کہ انہوں نے اس سلسلے میں کیا فرمایا ہے اور حضرات فقہاء کرام کی بارگاہوں تک رسائی کیلئے ایک جلیل القدر محدث کو واسطہ و راستہ بنائیں اور یہ ہیں سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آپ نے اپنی کتاب "انۃ للمعات شرح مشکوٰۃ شریف" میں حضرات فقہاء کرام کا فیصلہ بایں الفاظ بیان فرمایا ہے:

فقہاء گفتہ اند مذہب آنست کہ حی علی الصلوٰۃ باید برخاست۔

(انۃ للمعات جلد ۲ صفحہ ۶۹)

(ترجمہ) حضرات فقہاء کرام نے فرمایا ہے کہ مذہب یہ ہے کہ حی علی الصلوٰۃ کے وقت کھڑا ہونا چاہیے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام فقہائے کرام کی آراء عالیہ کا اظہار اپنے ایک جملے میں فرمادیا۔ لیکن ناظرین کی کی مزید تسلی و تشفی کیلئے ہم خود فقہائے کرام کی فقہی عبارات کے انبار لگاتے ہیں۔ ع

شاید کہ اتر جائے ترے دل میں مری بات

حضرات فقہاء کرام کی عبارات ملاحظہ فرمانے سے پہلے یہ بات ذہن نشین فرمائیں کہ اس مسئلے کی تین صورتیں ہیں اور ہر صورت سے متعلق عبارات الگ الگ پیش کی جائیں گی تاکہ خلط بحث نہ ہو اور عبارات کے سمجھنے میں آسانی ہو۔

پہلی صورت: امام اور مقتدی دونوں مسجد میں ہوں۔

دوسری صورت: امام مسجد میں نہ ہو اور سامنے سے آئے۔

تیسری صورت: امام مسجد میں نہ ہو اور پیچھے سے آئے۔

ان تینوں صورتوں میں سے ہر ایک صورت کے مسائل و احکام الگ الگ ہیں جن کو بانفصیل اور بالترتیب بیان کیا جائے گا۔ قارئین پوری توجہ اور لگن کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں:

پہلی صورت: یہ ہے کہ امام اور مقتدی دونوں مسجد ہی میں ہوں تو فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ جب مکبر حی علی الصلوٰۃ یا حی علی الفلاح پڑھوئے تو امام و مقتدی دونوں کھڑے ہو جائیں۔ اب تفصیل کیساتھ حضرات فقہائے کرام کی عبارات مع حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔ پہلا حوالہ:

و یقول الامام والقوم عند حی علی الصلوٰۃ. (شرح دقایہ صفحہ ۱۵۵)
(ترجمہ) امام و مقتدی حی علی الصلوٰۃ کے وقت کھڑے ہوں۔
دوسرا حوالہ ملاحظہ فرمائیں:

واذا قال حی علی الصلوٰۃ قام الامام والجماعۃ. (ملقی البحر)
(ترجمہ) جب مکبر حی علی الصلوٰۃ کہے تو امام و جماعت کھڑی ہو۔
تیسرا اور چوتھا حوالہ ملاحظہ فرمائیں:

والقیام حین قیل حی علی الفلاح. (کنز الدقائق صفحہ ۱۳۔ نور الایضاح صفحہ ۲۸)
(ترجمہ) اور کھڑا ہونا اس وقت ہے جس وقت حی علی الفلاح کہا جائے۔
پانچواں حوالہ ملاحظہ فرمائیں:

والقیام حین قیل حی علی الفلاح ان کان الامام بقرب
المحراب. (شامہ صفحہ ۳۳۶)
(ترجمہ) اور کھڑا ہونا اس وقت ہے جس وقت حی علی الفلاح کہا جائے
اگر امام محراب کے قریب ہو۔
چھٹا حوالہ ملاحظہ فرمائیں:

ومن الادب القیام ای قیام القوم والامام ان کان حاضراً بقرب
المحراب حین قیل ای وقت قول المقیم حی علی الفلاح لانه
امر له فیجاب. (طحاوی صفحہ ۱۶۱)

(ترجمہ) امام اور مقتدیوں کے کھڑے ہونے کا مستحب وقت جب کہ امام محراب مسجد کے قریب ہو یہ ہے کہ جس وقت کہا جائے حی علی الفلاح، اس لئے کہ اس نے اس کے کھڑے ہونے کا حکم دیا تو اس پر عمل کیا جائے۔
ساتواں حوالہ ملاحظہ فرمائیں:

والقیام للامام ولموتہم حین قیل حی علی الفلاح خلافاً
لذفر فعندہ عند حی علی الصلوۃ۔ (رد المحتار صفحہ ۳۳۶)
(ترجمہ) امام اور مقتدیوں کا کھڑا ہونا اس وقت ہے جب حی علی
الفلاح کہا جائے، اختلاف فرمایا امام زفر نے، ان کے نزدیک حی علی
الصلوۃ پر کھڑا ہونا چاہیے۔
آٹھواں حوالہ ملاحظہ فرمائیں:

الخامس ای قیام الامام والقوم حین قیل ای حین یقول المؤذن
حی علی الفلاح۔ (یعنی شرح کنز الدقائق صفحہ ۳۱)
(ترجمہ) پانچواں مستحب یہ ہے کہ امام مقتدی کھڑے ہوں جس وقت حی
علی الفلاح کہا جائے یعنی مؤذن حی علی الفلاح کہے۔
نواں حوالہ ملاحظہ فرمائیں:

قوله لانه امر به فيجاب ای لان المقيم امر بالقيام ای ضمن قوله
حی علی الفلاح فان المراد بفلاحهم المطلوب منهم حین
الصلوۃ فيبادر اليها بالقيام۔ (طحاوی علی مرقا الفلاح صفحہ ۱۶۱)
(ترجمہ) مرقا الفلاح کے قول لانه امر به فيجاب کا مطلب یہ ہے کہ
تکبیر کہنے والے نے اپنے قول حی علی الفلاح کے ضمن میں کھڑے ہونے کا
حکم دیا ہے اسلئے کہ نمازیوں کی فلاح سے مراد جو حی علی الفلاح سے مطلوب

ہے اس وقت نماز ہے تو اس کی طرف قیام میں جلدی کرنا چاہیے۔

دسواں حوالہ ملاحظہ فرمائیں:

قوله والقیام حین قیل حی علی الفلاح لانه امر به فتستحب المسارعة الیه۔ (تلمیح الحقائق شرح کنز الدقائق صفحہ ۱۰۸)

(ترجمہ) صاحب کنز الدقائق کا یہ کہنا کہ حی علی الفلاح پر کھڑا ہونا چاہیے اسلئے ہے کہ حی علی الفلاح کے ذریعے حکم ہے تو مستحب ہے جلدی قیام کی طرف۔

گیارہواں حوالہ ملاحظہ فرمائیں:

قوله والقیام حین قیل حی علی الفلاح لانه امر به فیستحب المسارعة الیه اطلقہ تشمل الامام والمأموم ان کان الامام بقرب المحراب۔ (بحر الرائق شرح کنز الدقائق صفحہ ۳۲۱)

(ترجمہ) صاحب کنز الدقائق کا یہ کہنا ہے کہ حی علی الفلاح پر کھڑا ہونا چاہیے اسلئے ہے کہ مکبر حی علی الفلاح کے ذریعے حکم دیتا ہے تو مستحب ہے جلدی قیام کی طرف۔ اور مصنف کنز الدقائق نے کھڑے ہونے کو مطلق فرمایا ہے تو یہ حکم امام و مقتدیوں کیلئے ہے اگر امام محراب مسجد سے قریب ہو۔

بارہواں حوالہ ملاحظہ فرمائیں:

واذا قال المؤمن فی الاقامة حی علی الصلوة قام الامام والجماعة عند علمائنا الثلاثة۔ (مجمع الانهر صفحہ ۷۳)

(ترجمہ) جب مکبر تکبیر میں حی علی الصلوة کہے تو امام اور مقتدیوں کو کھڑا ہو جانا چاہیے ہمارے تینوں اماموں کے نزدیک یعنی سیدنا امام اعظم، سیدنا امام ابو یوسف، سیدنا امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

تیرہواں حوالہ ملاحظہ فرمائیں:

ان المؤمن اذا قال حى على الفلاح فان كان الامام معهم فى المسجد يستحب القوم ان يقوموا فى الصف. (بدائع صفحہ ۲۰۰)
 (ترجمہ) بیشک مؤذن جب کہے حى على الفلاح پس اگر امام ان کے ساتھ موجود ہو مسجد میں تو مستحب ہے مقتدیوں کیلئے کہ صف میں کھڑے ہو جائیں۔
 چودھواں حوالہ ملاحظہ فرمائیں:

فان كان الامام مع القوم فى المسجد فانى احب لهم ان يقوموا فى الصف اذا قال المؤمن حى على الفلاح. (مبسوط صفحہ ۳۹)
 (ترجمہ) پس اگر امام مقتدیوں کے ساتھ مسجد میں ہو تو مجھے پسند ہے انکے لئے کہ کھڑے ہوں صف میں جب مکبر کہے حى على الفلاح۔
 پندرہواں حوالہ ملاحظہ فرمائیں:

قال فى الوجيز والسنة ان يقوم الامام والقوم اذا قال المؤمن حى على الفلاح ومثله فى المبتغى. (شلمی حاشیہ زیلیعی صفحہ ۱۰۸)
 (ترجمہ) ”وجیز“ میں کہا ہے اور سنت ہے یہ کہ کھڑا ہو امام اور جماعت جب کہے مکبر حى على الفلاح اور ایسا ہی مہتعی میں ہے۔
 (نوٹ) دو کتابوں کے حوالے اس حوالے میں موجود ہیں۔
 سولہواں حوالہ ملاحظہ فرمائیں:

وان كان المؤمن غير الامام وكان القوم مع الامام فى المسجد فانه يقوم الامام والقوم اذا قال المؤمن حى على الفلاح عند علمائنا الثلاثة وهو الصحيح. (فتاویٰ ہندیہ عرف مالگیری صفحہ ۵۷)
 (ترجمہ) بیشک مؤذن جب کہے حى على الفلاح پس اگر امام ان کے ساتھ موجود ہو مسجد میں تو مستحب ہے مقتدیوں کیلئے کہ صف میں کھڑے ہو جائیں۔

ستر ہواں حوالہ ملاحظہ فرمائیں:

والقیام للامام والموتم حین قیل حی علی الفلاح۔ (در مختار)
(ترجمہ) امام اور مقتدیوں کو اس وقت کھڑا ہونا چاہیے جب حی علی
الفلاح کہا جائے۔

سترہ حوالوں کی جکڑی ہوئی تائید آپ نے ملاحظہ فرمائی اور فقہاء کرام کی ایک ایک عبارت اہلسنت وجماعت کی حمایت و تائید میں سرگرم ہے۔ اس سے یہ بات بالکل یقینی ہوگئی کہ تکبیر میں شروع سے کھڑا ہونا خلاف سنت اور محدثین کرام سے لیکر فقہاء کرام تک سبکے ارشادات سے انحراف ہے۔ وہی مسلمان سنی حنفی مسلمان ہیں جو سنت اور خفیت کے پابند ہیں حالانکہ بعض مخالفین کے پیشواؤں نے بھی اپنی کتابوں میں یہی مسئلہ لکھا ہے مگر ضد اور ہٹ دھرمی کے باعث نہ سنت کی پرواہ اور نہ مذہب کا خیال بس گروہ بندی کو پال رہے ہیں چاہے انجام جہنم ہو۔ خدائے قدیر اس بُری عادت سے بچائے۔

ناظرین کرام: اب آپ مخالفین کی کتب کے حوالے بھی ملاحظہ فرمائیں:

(۱) جب اقامت میں حی علی الصلوٰۃ کہے تب امام اور سب لوگ کھڑے ہو جائیں۔ (مفتاح البجیہ صفحہ ۳۳)

(۲) حی علی الصلوٰۃ کے وقت امام اُٹھے۔ (راہ نجات صفحہ ۱۴)

(۳) اور حی علی الصلوٰۃ پر کھڑا ہو جائے جیسا کہ حاشیہ آثار سے ثابت کیا گیا ہے یہی حکم مقتدی کیلئے ہے۔ (اطفاء السنن جلد ۲ صفحہ ۳۵۸)

(۴) جس وقت تکبیر کہنے والا حی علی الصلوٰۃ پر پہونچے اس وقت مقتدیوں کو کھڑا ہونا چاہیے۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جلد اول و دوم صفحہ ۱۴۰)

یہ چاروں عبارتیں مخالفین کی کتب سے نقل کی گئیں ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ مسئلہ مخالفین کی کتب میں بھی یہی لکھا ہے کہ تکبیر میں شروع سے نہ کھڑا ہوا جائے بلکہ حی علی

الصلوة یا حی علی الفلاح پر کھڑا ہونا چاہیے مگر پورے ہندوستان میں تمام مخالفین کا معمول یہی ہے کہ وہ تکبیر شروع ہی سے کھڑے ہو کر سنتے ہیں اور خلاف سنت و مکروہ کام خانہ خدا میں کرتے ہیں اور اپنے دامن کو گناہوں کی آلودگی سے مزید آلودہ کرتے ہیں۔ بلکہ مساجد اہلسنت میں تمام سنی نمازی بیٹھے ہوں تو یہ اکیلے "ایریل" کی طرح کھڑے ہو کر انتشار بین المسلمین کا مظاہرہ کرنے کو فخر محسوس کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے بہت بڑا میدان سر کر لیا۔

تمام فقہاء احناف کے فرامین و ارشادات کے مطابق اہلسنت و جماعت کا یہی معمول و طریقہ اور مذہب و مسلک ہے جو ہماری اُردو کتب فقہ سے ظاہر و ثابت ہے۔ فقہائے احناف نے تو یہاں تک تحریر فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص آئے اور تکبیر ہو رہی ہو تو وہ یہ انتظار نہ کرے کہ اب بیٹھ کر کیا کروں گا اب تو تکبیر شروع ہو چکی ہے اور کچھ لمحے کے بعد سب کھڑے ہو جائیں گے اور انتظار میں کھڑا رہ گیا تو یہ اس کا کھڑا رہنا مکروہ ہے اب اسے کھڑے ہو کر انتظار نہ کرنا چاہیے بلکہ بیٹھ جانا چاہیے اگرچہ فوراً کھڑا ہو جانا پڑے۔ چند حوالے اس عنوان پر بھی ملاحظہ فرمائیں تاکہ ہم اہلسنت و جماعت کی حقانیت اور واضح ہو جائے اور وہابیوں کا بطلان اور سیاہی ممتاز طور پر نظر آنے لگے۔ فقہائے کرام کے فرامین ملاحظہ فرمائیں:

إذا دخل الرجل عند الإقامة يكره له الانتظار قائماً ولكن يقعد
ثم يقوم إذا بلغ المؤذن قوله حي على الفلاح كذا في
المضمرات (فتاویٰ ہندیہ عرف عالمگیری صفحہ ۷۵)

(ترجمہ) جب کوئی شخص اقامت کے وقت مسجد میں داخل ہو تو اسے کھڑے ہو کر انتظار کرنا مکروہ ہے اور لیکن بیٹھ جائے پھر کھڑا ہو جائے جب تکبیر کہنے والا حی علی الفلاح پر پہنچے، ایسا ہی مضمرات میں لکھا ہے۔

اب دوسرا حوالہ ملاحظہ فرمائیں:

لو دخل المسجد احد عند الاقامة يقعد لكراهة
القيام ولا انتظار۔ (جامع الرموز جلد ۱ صفحہ ۷۲)
(ترجمہ) اگر کوئی مسجد میں تکبیر کے وقت داخل ہو تو بیٹھ جائے کھڑے ہو کر
انتظار کرنے کے مکروہ ہونے کی وجہ سے۔

تیسرا حوالہ ملاحظہ فرمائیں:

ويكره له الانتظار قائماً ولكن يقعد ثم يقوم اذا بلغ المؤذن حي
على الفلاح۔ (جامع الرموز جلد ۱ صفحہ ۷۲)
(ترجمہ) اور مکروہ ہے تکبیر کے وقت آنے والے کو کھڑے ہو کر انتظار کرنا لیکن
وہ بیٹھ جائے پھر کھڑا ہو جائے جب مؤذن حی علی الفلاح پڑھو نیچے۔

چوتھا حوالہ ملاحظہ فرمائیں:

واذا اخذ المؤذن في الاقامة ودخل رجل المسجد فانه يقعد ولا ينتظر
قائماً فانه مكروه كما في المضمرات وقهستانی ويفهم منه كراهة القيام
ابتداء الاقامة والناس عنه غافلون۔ (طحاوی علیٰ مراۃ الفلاح صفحہ ۱۶۱)
(ترجمہ) جب مکبر نے تکبیر شروع کی اور کوئی شخص مسجد میں داخل ہوا تو وہ
شخص بیٹھ جائے اور کھڑے ہو کر انتظار نہ کرے اسلئے کہ یہ مکروہ ہے جیسا کہ
مضمرات اور قہستانی میں ہے اور اس سے شروع تکبیر میں کھڑے ہونے کی
کراہت معلوم ہوئی اور لوگ اس سے غافل ہیں۔

پانچواں حوالہ بھی ملاحظہ فرمائیں:

دخل المسجد والمؤذن يقيم قعد۔ (در مختار صفحہ ۲۸۰)

(ترجمہ) نمازی مسجد میں داخل ہوا اور مؤذن تکبیر کہہ رہا ہے تو آنے والا بیٹھ جائے۔

(نوٹ) ان پانچ حوالوں کے ضمن میں دو کتابوں کے حوالے اور بھی آگئے۔

(۱) مضمرات (۲) تہستانی۔ اس طرح یہ سات کتابوں کے حوالے ہو گئے۔

ناظرین کرام! حوالے اور بھی نقل کئے جاسکتے ہیں بطوالت کے خوف سے صرف

پانچ حوالوں پر اکتفا کر رہا ہوں۔ ہر ذی ہوش اور منصف مزاج سمجھ سکتا ہے کہ فقہاء کرام

نے تصریح فرمائی کہ تکبیر ہو رہی ہے اور نمازی مسجد میں آیا تو وہ اس بات کا انتظار نہ کرے

کہ اب تو تمام نمازی کھڑے ہونے والے ہیں، کیونکہ کھڑے ہو کر یہ انتظار کرنا مکروہ

ہے۔ جب شریعت کو اتنا بھی پسند نہیں تو بلاوجہ شروع سے کھڑے ہونے کو کیسے پسند

کرے گی۔ خدائے بصیر و قدیر ہم سب کو شریعت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ساتھ ہی ساتھ ایک بے وزن اعتراض کا جواب بھی ملاحظہ فرماتے چلیں۔ عام طریقے

سے وہابی مولوی مسلمانان اہلسنت وجماعت کو یہ فریب دیتے ہیں کہ تکبیر بیٹھ کر سننا سنت

ہے اور صفوں کو درست کرنا زیادہ ضروری ہے لہذا ہم سنت پر عمل کریں یا ضروری بات پر؟

ظاہر ہے کہ ایک سیدھا سادہ مسلمان بے علمی یا کم علمی کی بنیاد پر یہی کہے گا کہ ضروری

بات پر عمل کرنا چاہیے۔ مگر یہ سوال حماقت و جہالت کی پیداوار ہے اور اس اعتراض میں

کوئی دم نہیں ہے کیونکہ صفیں درست کرنے کا وقت اور ہے اور بیٹھ کر تکبیر سننے کا وقت

اور ہے۔ حی علی الصلوٰۃ یا حی علی الفلاح پر کھڑا ہونا چاہیے اور کھڑے

ہونے کے بعد صفیں درست کرنا چاہئیں اور یہ فیصلہ بھی ہمارا اپنے گھر کا نہیں ہے بلکہ اس

سلسلے میں بھی فقہاء احناف کا فیصلہ ملاحظہ فرمائیں:

قال محمد ينبغي للقوم اذا قال المؤذن حي على الفلاح ان يقوموا

الى الصلوة فيصفوا ويسووا الصفوف. (موطا امام محمد صفحہ ۸۸)

(ترجمہ) امام محمد نے فرمایا قوم کو چاہیے کہ جب مؤذن حی علی الفلاح

کہے تو نماز کیلئے کھڑے ہوں پھر صفیں بنائیں اور صفیں سیدھی کریں۔

سیدنا حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنی صفائی کے ساتھ صف بندی کا وقت

ارشاد فرمایا کہ وہ حسی علی الفلاح پر کھڑے ہونے کے بعد ہے۔ اب یہ کہنا کہ صفیں سیدھی کرنا ضروری ہے اور بیٹھ کر تکبیر سننا سنت تو ہم ضروری بات کا اہتمام کرتے ہیں یہ صرف ہٹ دھرمی اور ضد ہے۔

واجب اپنے وقت میں ادا کیا جائے گا اور سنت اپنے وقت میں۔ لہذا سنی حنفی مسلمان ان وہابیوں کے اس پروپیگنڈے سے ہرگز متاثر نہ ہوں کیونکہ دونوں کاموں کا وقت الگ الگ ہے اور اب کسی استحالہ کی گنجائش باقی نہیں رہی۔

لطیفہ: وہابی حضور انور سید عالم ﷺ کا نام پاک سنکر انگوٹھے نہیں چومتے، جب سنی حنفی مسلمان ان سے انگوٹھا چومنے کو کہتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم انگوٹھا چومیں یا درود شریف پڑھیں، جبکہ درود شریف پڑھنا افضل ہے، حالانکہ دونوں کام الگ الگ اعضاء سے متعلق ہیں، چومنے کا تعلق انگوٹھوں اور ہونٹوں سے ہے اور درود شریف کا تعلق زبان سے ہے، اس میں کیا پریشانی اور استحالہ ہے۔ اسی قسم کے چکران وہابیوں نے چلا رکھے ہیں اور مسلمانوں کو چکر میں ڈال رکھا ہے۔ عام مسلمان اتنا علم نہیں رکھتے اور وہ ان وہابیوں کی حماقتوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔

حالانکہ خود مسلمانان اہلسنت جہاں انگوٹھے چومتے ہیں وہیں وہ دعائیں بھی پڑھتے ہیں جو احادیث کریمہ میں آئی ہیں اور ان دعاؤں میں درود شریف بھی موجود ہے، گویا کہ سنی مسلمان انگوٹھے بھی چومتے ہیں اور دعاء درود شریف بھی پڑھتے ہیں۔ مزید تفصیل کیلئے فقیر قدیری کی کتاب 'قبائل انتخاب عرف انگوٹھے چومنا' ملاحظہ فرمائیں۔

پہلی صورت سے متعلق بہت ہی اختصار کے ساتھ بہت سے حوالہ جات سے جکڑی تحریر آپ نے ملاحظہ فرمائی جس سے ہر صاحب ایمان صد فیصد مطمئن ہو سکتا ہے لیکن

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مرد ناداں پر کلام نرم و نازک بے اثر

بعض جہلانہ بھی ورغلا سکتے ہیں کہ بعض عبارات فقہ میں حی علی الفلاح پر کھڑا ہونا آیا ہے اور بعض میں حی علی الصلوٰۃ پر اور دونوں پر عمل کیسے کیا جائے گا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ حی علی الصلوٰۃ کے آخر میں کھڑا ہونا شروع کریں اور حی علی الفلاح کے شروع تک سیدھے کھڑے ہو جائیں اس طرح دونوں عبارات پر عمل ہو جائے گا۔

دوسری صورت: یہ ہے کہ امام مسجد میں موجود نہ ہو اور سامنے سے مسجد میں آئے تو تمام مقتدی امام کو دیکھتے ہی کھڑے ہو جائیں، اس سلسلے میں بھی معمولات اہلسنت وجماعت کے مطابق فقہائے احناف کی مستند کتابوں کے حوالے پیش کئے جاتے ہیں، بغور ملاحظہ فرمائیں:

وان دخل من قدام قاموا حين يقع بصرهم عليه . (در مختار)
(ترجمہ) اگر امام سامنے سے داخل ہو تو مقتدی اس وقت کھڑے ہوں جب امام پر نظر پڑے۔
دوسرا حوالہ ملاحظہ فرمائیں:

وان دخل من قدامهم قاموا حين رأوه . (مرآۃ الفلاح صفحہ ۱۶۱)
(ترجمہ) اگر امام مقتدیوں کے سامنے سے آئے تو کھڑے ہو جائیں جس وقت اس کو دیکھیں۔
تیسرا حوالہ ملاحظہ فرمائیں:

وان دخل من قدام يقومون حين يقع بصرهم عليه .
(عین شرح کنز الدقائق ۳۱)
(ترجمہ) اگر امام سامنے سے آئے تو مقتدی اس وقت کھڑے ہوں جب امام پر نظر پڑے۔

چوتھا حوالہ ملاحظہ فرمائیں:

ان دخل الامام من قدام الصفوف فلما راوه قاموا لانه كما دخل
المسجد قام مقام الامامة. (بدائع ۲۰۰)

(ترجمہ) اگر امام صفوں کے آگے سے آئے تو جب مقتدی اس کو دیکھیں کھڑے
ہو جائیں اس لئے کہ وہ مسجد میں داخل ہوا تو وہ امامت کی جگہ پہنچ گیا۔

ناظرین کرام: دوسری صورت کے سلسلے میں چار حوالے آپ نے ملاحظہ فرمائے،
فقہائے کرام قطعاً اس بات پر متحد و متفق ہیں کہ اگر امام صفوں کے آگے سے آئے تو امام
کو دیکھتے ہی تمام مقتدی کھڑے ہو جائیں۔

تیسری صورت: یہ ہے کہ اگر امام پیچھے سے آئے تو جس صف سے امام گزرتا جائے اس
صف کے مقتدی کھڑے ہوتے جائیں۔ اس سلسلے میں بھی فقہائے کرام کی آراء عالیہ اور
کتب فقہ کی عبارات پیش کی جا رہی ہیں تاکہ حقائق معلومات کے اُجالے میں ذہن نشین
ہو سکیں اور ایقان و یقین کا عرفان مزید میسر آ سکے۔ حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:

وان لم یکن حاضراً یقوم کل صف حين ينتهی الیه الامام فی الاظهر
وفی عبارة بعضهم فکما جاوز صفا قام ذالک الصف. (طحاوی صفحہ ۱۶۱)

(ترجمہ) اگر امام مسجد میں موجود نہ ہو تو وہ امام جس صف تک پہنچے وہ صف
کھڑی ہو جائے اور یہی واضح بات ہے، بعض فقہاء کی عبارت میں اس طرح ہے
کہ امام جس صف پر گزرے وہی صف کھڑی ہو جائے۔

دوسرا حوالہ ملاحظہ فرمائیے:

وان لم یکن امام بقرب المحراب ان کان فی موضع اخر فی
المسجد وخارجہ ودخل من خلف فیقوم کل صف ينتهی الیه
الامام علی الاظهر ملخصاً. (روا مختار صفحہ ۳۳۶)

(ترجمہ) اگر امام محراب مسجد کے قریب نہ ہو مسجد میں کسی دوسری جگہ پر ہو اور امام آئے پیچھے سے پس ہر وہ صف کھڑی ہو جائے جس تک امام پہنچے، واضح بات کی بنا پر۔

تیسرا حوالہ ملاحظہ فرمائیے:

وان كان خارج المسجد مالم يقوموا مالم يحضر لقول النبي صلى الله عليه وسلم لا تقوموا في الصف حتى تروني خرجت. وفيه ايضاً وان دخل من وراء الصفوف فالصحيح انه كلما جاوز فصار في حقهم كانه اخذ مكانه. (بدائع جلد اول صفحہ ۲۰۰)

(ترجمہ) اگر امام خارج مسجد ہے تو مقتدی کھڑے نہ ہوں جب تک امام نہ آجائے حضور نبی کریم ﷺ کے فرمانے کی وجہ سے کہ تم صف میں کھڑے نہ ہونا جب تک مجھے نکلتا ہوا نہ دیکھ لو۔ اور اسی میں ہے اور اگر امام صفوں کے پیچھے سے آیا تو صحیح یہ ہے کہ جب وہ کسی صف سے گزرا تو وہ ان کے حق میں ایسا ہو گیا جیسا کہ امام اپنی جگہ پہنچ گیا۔

ناظرین کرام: مسئلہ کی تیسری صورت سے متعلق بھی آپ نے فقہاء کرام کی تحقیقات ملاحظہ فرمائیں اور اتنے ہی دلائل پر بس نہیں ہے اگر طوالت کا خوف نہ ہوتا تو اس سے بھی زیادہ عبارات نقل کی جاسکتی ہیں اور اگر ضرورت محسوس ہوئی تو اور بھی عبارات پیش کر دی جائیں گی۔

بہر حال تکبیر میں بیٹھنے اور اٹھنے سے متعلق تین صورتیں ہیں جن کو نمبر وار ہم نے قدرے تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا جو قارئین اور ناظرین کی تسلی و تشفی کیلئے بہت ہے۔ تاہم ایک سوال ذہن میں اور کھٹک رہا ہے وہ یہ کہ کیا مذکورہ مسئلے سے متعلق یہ تین صورتیں خانہ ساز ہیں؟ کیا ان تین صورتوں کا فقہائے کرام نے ذکر فرمایا ہے؟ تو جواباً عرض ہے کہ

اگر امام مکبر نہ ہو بلکہ دوسرا شخص ہے تو یہی تین صورتیں ہیں اور فقہاء کرام نے اس کی بھی تصریح فرمائی ہے، حسب معمول اہلسنت اس سلسلے میں بھی حوالہ ملاحظہ فرمائیں:

ان كان المؤذن غير الامام وكان القوم مع الامام في المسجد فانه يقوم الامام والقوم اذا قال المؤذن حي على الفلاح عند علمائنا الثلاثة وهو الصحيح فاما اذا كان الامام خارج المسجد فان دخل المسجد من قبل الصفوف فكلما جاوز صفاً قام ذلك الصف واليه مال شمس الائمة الحلواني والسر خسي وشيخ الاسلام وخواهر زاده وان كان الامام دخل المسجد من قدامهم يقومون كما رأوا الامام. (فتاویٰ ہندیہ عرف عالمگیری صفحہ ۵۷)

(ترجمہ) اگر مکبر امام کے علاوہ ہو اور قوم امام کیساتھ مسجد میں ہو تو امام اور قوم اس وقت کھڑے ہوں جب مکبر حی علی الفلاح کہے اور یہ ہمارے تینوں اماموں کے نزدیک ہے اور یہی صحیح ہے، اور جب کہ امام خارج مسجد ہو تو اگر مسجد میں صفوں کی طرف سے داخل ہو تو جس صف سے گزرے وہ صف کھڑی ہو جائے اور اسی کی طرف مائل ہوئے ہیں شمس الائمہ حلوانی، امام سرخسی، اور شیخ الاسلام وخواہر زادہ، اور اگر امام مسجد میں سامنے سے آئے تو کھڑے ہو جائیں مقتدی امام کو دیکھتے ہی۔

ناظرین کرام: اگر مکبر امام نہ ہو تو تین ہی صورتیں ہیں جو مذکور ہوئیں اور اگر خود امام ہی تکبیر کہے تو اسلامی قانون یہ ہے کہ جب تک امام پوری تکبیر نہ کہے اس وقت تک کوئی بھی مقتدی کھڑا نہ ہو، جب امام تکبیر پوری کر لے تب مقتدیوں کو کھڑا ہونا چاہیے۔ چنانچہ فقہاء احناف اس سلسلے میں اپنی تحقیقات سے نوازتے ہیں، حسب معمول اہلسنت فقہاء کرام کی عبارات و حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں تاکہ حسب سابق مذہب اہلسنت

وجامعت واضح تر ہو جائے اور کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہ رہ جائے:

اذا قال الامام بنفسه في مسجد فلا يقفوا حتى يتم اقامته.

(شامی صفحہ ۳۳۶)

(ترجمہ) جب خود امام مسجد میں تکبیر کہے تو مقتدی کھڑے نہ ہوں جب تک امام اپنی تکبیر پوری نہ کرے۔

دوسرا حوالہ ملاحظہ فرمائیں:

وان كان المؤذن والامام واحدا فان اقام في المسجد فالقوم

لا يقومون ما لم يفرغ من الاقامة. (شامی صفحہ ۴۲)

(ترجمہ) اور اگر امام نے مسجد میں تکبیر کہی تو مقتدی کھڑے نہ ہوں جب تک امام تکبیر سے فارغ نہ ہو جائے۔

یہ تو اس صورت میں ہے کہ امام نے مسجد کے اندر تکبیر کہی تو مقتدی بعد تکبیر فوراً کھڑے ہو جائیں اور اگر امام نے تکبیر خارج مسجد کہی تو مقتدی تکبیر کے فوراً بعد بھی کھڑے نہ ہوں بلکہ جب امام تکبیر سے فارغ ہو کر مسجد میں داخل ہو جائے تو تمام مقتدی کھڑے ہوں، یہی فرمایا ہے فقہاء احناف نے۔ حسب سابق حوالہ بھی ملاحظہ فرمائیں تاکہ ارباب کی دلدل سے چھٹکارا مل جائے:

وان قام خارج المسجد فمشائخنا اتفقوا على انهم لا يقومون

ما لم يدخل الامام المسجد. (فتاویٰ ہندیہ عرف عالمگیری صفحہ ۷۵)

(ترجمہ) اور اگر امام نے مسجد کے باہر سے تکبیر کہی تو ہمارے تمام فقہاء اس بات پر متفق ہیں کہ مقتدی کھڑے نہ ہوں جب تک امام مسجد میں داخل نہ ہو۔

قارئین کرام: آپ نے اہلسنت و جماعت کی تائید و حمایت میں عبارات کتب فقہ اور احادیث کریمہ کی بھرمار ملاحظہ فرمائی اور اس کے مقابلے میں وہابیوں کے پاس

سوائے ہٹ دھرمی کے دوسری کوئی پونجی نہیں ہے۔ دلائل و براہین کی یہ کثرت حرف آخر نہیں ہے بلکہ بے شمار کتب فقہ میں یہ مسئلہ موجود ہے، اگر کل کتب فقہ کے حوالے نقل کئے جائیں تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے پھر بھی اگر ضرورت محسوس کی گئی تو اس موضوع پر مزید عبارت کتب فقہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جائے گی۔

پتہ نہیں کیوں وہابی بلا وجہ نمازیوں سے مسجد میں خلاف سنت اور مکروہ کام کرا کر خود بھی گنہگار ہوتے ہیں اور اپنے دام فریب میں آ جانے والے نمازیوں کو بھی گنہگار بناتے ہیں۔ لہذا تمام ہی مسلمانوں سے اپیل ہے کہ وہ اپنی اپنی مساجد میں اس سنت طریقے کو انتہائی نرمی، تدبیر، حکمت عملی کے ساتھ جاری کرائیں اور ایک سنت کے زندہ کرنے کے اجر و ثواب کے مستحق ہوں، کیونکہ یہ سنت کریمہ مولویان وہابیہ کے غلط فتوؤں کے باعث مَرودہ ہو گئی ہے لہذا اس کو زندہ کیجئے اور اپنا معمول بنائیے۔

حدیث شریف: حضور انور سید عالم ﷺ کا فرمان عالیشان ہے کہ جو میری مَرودہ سنت کو زندہ کرے گا اُسے سو (۱۰۰) شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو وہابیوں کے فتنے اور شر سے محفوظ فرمائے اور حضور اقدس سرور عالم ﷺ کی سچی محبت اور آپ کی سیرت و سنت پر عمل کرنے کی توفیق بخشے، آمین

بجاہ سیدنا رحمة للعالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

اللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم جل مجدہ و صلی اللہ علیہ وسلم

ابو الانتساب

سید محمد انتخاب حسین قدیری اشرفی مداری عفا عنہ البصیر

بانی مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ، خطیب و امام و متولی تحت والی مسجد، ایڈیٹر ندائے اہلسنت و اہلکلی

محلہ کسرول مراد آباد شریف یو پی انڈیا